حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

صوتی حسن کا ملکوتی پیکر

حضرت سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی
فون : ۴۸۱۸۷۶۴

بنیادی عقیدہ

◎ اللہ ہمارا رب ہے، اور منزہ عن العیوب ہے۔

◎ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔

◎ قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطۂ حیات اور بے عیب کلام ہے

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہرحال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے۔ دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحۃً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں، تو اسکو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجیے۔ ہم اپنی عزت مقام اور چھوٹی انا کے مقابلہ میں ایمان کو بہرصورت ترجیح دیتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آواز حسن ہے۔ ایسا حسن جسے انقلاب کی پرکار کہا جا سکتا ہے۔ آبشاروں کے گرنے سے پیدا ہونے والی آوازیں' بل کھاتی ندیوں کے دوڑنے سے پیدا ہونے والے ارتعاش' چشموں اور جھرنوں کے اچھلنے کی صدائیں۔ مضراب کی چھاتی سے نکلنے والے نغمے' سارنگی کی تاروں سے جنم لینے والی دھنیں' پتوں کے ٹکرانے سے بجنے والی تالیاں حسن ہی حسن ہیں۔ ایسا حسن جس سے صرف کان ہی لذت مند ہو سکتے ہیں۔ فطرت نے سمع ذوقی کے ان گنت ذریعے بنائے ہیں لیکن جو لطافت اور مٹھاس' جو شیرینی اور حلاوت' جو کیف اور رنگ اور جو مستی و ذوق "انسانی آوازوں" میں بھرا ہے اس کی کوئی نظیر نہیں۔

اچھی آواز

خوبصورت آواز

سچی آواز

دلکش آواز

دل موہ آواز

اچھی سوچوں کا مظہر بن سکتی ہے

اچھے افکار کی دلیل ہو سکتی ہے

اچھے جذبوں کی برھان بن سکتی ہے

اس میں شک نہیں اچھی آواز عشق کی اساس ہوتی ہے

درد کا اظہار ہوتی ہے

خوشگوار تبدیلیوں کی بنیاد ہوتی ہے

انقلاب کی ضرورت ہوتی ہے

اخلاق سازی کی دہلیز ثابت ہو سکتی ہے

انسانی تاریخ میں بہت سے لوگ پیدا ہوئے جن کے پاس فطرت کا یہ نور وافر مقدار میں موجود رہا۔ ایسے لوگ بھی جن کے برق برق خطبوں نے دل دہلا دیئے ایسے لوگ بھی جن کی باتوں کی کرن کرن روشنی نے دل دھو دیئے ایسے لوگ بھی جن کے پھول پھول بولوں نے انسانی تقدیر بدل دی۔ ایسے لوگ بھی جن کے نور نور واعظوں نے علم کے دریا بہا دئے اور ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں رہی جن کی سریلی آوازوں نے نوری جذبوں میں سفلی سوچوں کی گندگی پیدا کی گویا آوازوں کی تاریخ میں جہاں ساخت کے اعتبار سے زیروبم ہے۔ نشیب و فراز ہے ایسے ہی اثر اور تاثر کے لحاظ سے زمین اور آسمان کا فرق ہے لیکن تاریخ کے کانوں کو یہ بات اچھی طرح سن لینی چاہئے کہ اس جہاں میں بسنے والوں نے ایک آواز ایسی بھی سنی جو بلاشبہ کہکشاں کی چمک رکھتی تھی

بجلیوں کا انداز رکھتی تھی

سورج کی روشنی

اور چاند کے اجالے رکھتی تھی

ایسی آواز جس میں ہمیشہ کبریائی

نغموں ہی کی مٹھاس ملتی ہے

ایسی آواز جو فضا میں مسکراتی

تو جنت کی حوریں بھی رقصاں

ہوتی ایسی آواز جو کانوں میں

پڑتی تو دل جنت ہو اٹھتا ایسی

آواز جو رات کا کلیجہ چیرتی تو فرشتے

درود پڑھتے۔ ایسی آواز جو زماں کی

زمین پر بکھرتی تو دنیا ملکوتی نظاروں

کی نظیر بن جاتی یہ خوبصورت آواز

یہ میٹھی آواز

یہ جہیر آواز

یہ گرجدار آواز

یہ نورانی آواز

یہ نوری آواز تھی

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی یہ نازش کونین محمدﷺ بھی محبت اور پیار سے سنتے بلکہ دعا دیتے۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو تاریخ نے جس تصویری رنگ میں پیش کیا وہ ہے

مظلوم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسکین بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ستم یافتہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مجبور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقہور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غلام بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فقیر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لیکن

سمجھتا ہوں کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیر تھے لیکن فقیر خدا مست تھے عشق رسالتمابﷺ نے انہیں ہر دوجہاں سے بے نیاز بنا دیا تھا انہیں خدائے رحمت ونعمت نے اس دولت سے نواز دیا تھا کہ دنیا کا مال دار سے مال دار شخص بھی ان کے سامنے ہیچ تھا۔ رسول کریمﷺ کی مسلسل نظر کرم نے انہیں وہ مقام عطا کر دیا کہ حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے بزرگ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہیں "سیدنا" کہہ کر پکارتے۔ سو بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ

خودار بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باحوصلہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کارکشا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
باطل شکن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کفر سوز بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مجاہد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
امین بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور محب رسول ﷺ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
معتمد رسول بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عشق کیش نبی اور
عشق کیش رسول بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی والدہ کا نام "حمامہ" تھا اور والد "رباح" تھے۔ حبشہ کے رہنے والے تھے غلام ہو کر بنو جمح کے پاس مکہ میں پہنچ گئے۔ حلیہ مورخین نے لکھا کہ

رنگت سیاہ تھی
قد طولانی تھا
ماتھا تھوڑا اٹھا ہوا تھا
آنکھیں سرخ جیسے
خون بستہ ہوتا ہے
ہاتھ لانبے لانبے
چھاتی کھلی ہڈیوں
پر گوشت خفیف
جسم داغ دار
آواز گرج دار
لباس سفید اور شفاف
عمامہ تاب دار
ہاتھوں میں پھرتی جیسے برق پارے بھرے ہوں

قدموں میں تیزی جیسے بجلیاں شعلہ بہ پاہوں
زبان
نغمہ زن
منہ گیت گو
دل لرزاں بہ وجد
بدن مستاں بہ کیف
نظر رقصاں بہ عشق
سینہ پیچاں بہ درد
حاصل زندگی
احد" احد"" "احد احد"
خوشی ہو یا غم .... "احد احد"
اندھیرے ہوں یا اجالے....... "احد احد"
شب تیرہ و تار ہو یا روز روشن....... "احد احد"
بولہبی کی ستیزہ کاریاں ہوں تو....... "احد احد"
ذوق محبت کی کلکاریاں ہوں تو....... "احد احد"

گھسیٹنے والے گلے میں رسیاں ڈال کر تپتی ریت پر گھسیٹے جا رہے ہیں لیکن کہنے والا کہہ رہا ہے....... "احد احد"

لوہے کی تپتی سلاخوں کے ساتھ جسم داغا جا رہا ہے لیکن زبان پر ترانہ نور جاری ہے....... "احد احد"

جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں وحشت ناک صورت اختیار کر رہی ہیں لیکن عشق رسول میں ڈوبے ہوئے دل کی ایک ہی پکار ایک ہی صدا ایک ہی آہ اور ایک ہی کراہ....... "احد احد"

"احد احد" قول کا جواب نہیں لیکن
"احد احد" کے قائل کی بھی کوئی مثال نہیں

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے چھ یا سات لوگوں میں ایک تھے
جنہوں نے علی وجہ البصیرت ''اسلام'' قبول کیا

ایمان کی تصویر بنے۔

اطاعت کا مفہوم بتلایا۔

اتباع کا نقشہ پیش کیا۔

عشق کی تفسیر لکھی۔

درد کی داستان رقم کی۔

جذبوں کی بہار' جیتی آرزوں کی نکھار۔

بلاشبہ انہی کے دم قدم سے تھی۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

سبقت لے جانے والے چار ہیں

میں عربوں میں

صہیب رومیوں میں

سلیمان اہل فارس میں

اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشہ والوں میں

عشق رسول ﷺ نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی میں غیرت وحمیت' خودی اور استغنا کے ماہتاب رقصاں کر رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ ہو یا مدینہ' ام القری ہو یا شہر نور رسول کریم ﷺ کے فدایوں کا مرکز توجہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن چکے تھے۔ بڑے بڑے لوگ جب حضرت سیدنا بلال کو توصیفی جملوں سے نوازتے تو آپ گھائل ہو جاتے۔ سر جھک جاتا ماتھے پہ ہلکے ہلکے پسینے آجاتے نگاہوں سے عاجزی اُمڈ آتی اور رخساروں پر فرط نیاز مندی سے آنسو ڈھلک جاتے اور آپ فرماتے:

انما انا حبشی..........

کنت بلا سس عبدا.........

میں تو کچھ نہیں.........

سوائے اس کے کہ حبشی ہوں........

ہاں میں کیا ہوں سوائے اس کے کہ کل میں غلام تھا۔

کیا خوب لکھا خالد محمد خالد نے کہ یہ "اسلام" کا دائمی اور ابدی فیضان ہے جس نے بلال کو وہ دوام بخش دیا کہ آج مغرب ہو یا مشرق

پاکستان ہو یا چین

ملائشیا ہو یا روس

ترکی ہو یا ایران

شام ہو یا سوڈان

بچے بھی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جانتے ہیں۔ اگر اسلام کا نور اور حضورﷺ کی محبت ان کے سینے میں جذب نہ ہوئی ہوتی تو آپ غلام ہی ہوتے اور غلاموں کی دنیا میں آج گم ہوتے اور کوئی انہیں جانتا تک نہ ہوتا۔

ہے تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز
صدیوں سے سن رہا ہے جسے گوش چرخ پیر

اقبال یہ کس کا فیض عام ہے
رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

اللہ اکبر........!!!

اللہ اکبر........!!!

یہ حسین کلمات اپنی دل آویزی ہی میں بے مثال نہیں بلکہ نماز کے لئے مسلمانوں کو جمع کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہیں۔ "**الصلوۃ جامعہ**" ایسا مختصر جملہ ہو یا "**الصلوۃ خیر من النوم**" پروجاہت فقرہ ہر ایک کے حسن میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادیں مضمر ہیں اس لئے کہ انہیں سب سے پہلے حضورﷺ کے حکم پر آپ ہی نے ادا کیا تھا۔ اذان بذات خود بھی انقلاب پرور ہے چہ جائیکہ اسے بلال کا صوتی حسن میسر آجائے دل خود بخود کھنچتے ہیں اور بیتابیوں میں سجدے بے تاب ہو

جاتے ہیں۔

مسٹر جیمبر نے لکھا تھا کہ

''موذن کی آواز جو سادہ مگر نہایت متین و دلکش ہوتی ہے۔ اگرچہ دن کے وقت شہر کے شور وغل میں بھی مسجد کی بلندی سے دلچسپ اور خوش آہند معلوم ہوتی ہے لیکن رات کے سناٹے میں اس کا اثر اور بھی عجیب طور سے شاعرانہ معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ بہت سے اہل یورپ بھی پیغمبرﷺ کو اس امر پر مبارک باد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس نے انسان کی آواز کو موسائیاں کی تراہی اور عیسائیوں کے گرجا کے گھنٹے پر ترجیح دی''۔۔۔۔۔۔!!

اس میں شک نہیں کہ قدس' کعبہ اور مدینتہ الرسولﷺ کی پاکیزہ فضاؤں کو سب سے پہلے اذان کی روح پرور آواز سے جس ہستی نے مرتعش کیا اور ان مقامات کی نسیم ہائے قدس میں شوق ومستی کی خوشبویں انڈیلیں وہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے اور آپ کا موذن ہونا بذات خود بڑی عظمت کی بات ہے لیکن اس سے بھی زیادہ قابل توجہ بات یہ کہ بلال معمار وقت تھے

نقیب وقت تھے

محافظ وقت تھے

پاسبان وقت تھے

آشنائے وقت تھے

چونکہ اوقات کی معرفت سب سے زیادہ آپ کو حاصل تھے اس لئے وہ معلن وقت ٹھہرے۔ اگر یہ سچ ہے کہ دنیا کی قیمتی ترین دولت وقت ہوتی ہے تو پھر اس لحاظ سے متمول ترین شخص وقت کا قدردان ہوتا ہے اس اعتبار سے یوں کہا جاسکتا ہے کہ

بلال مسکین وفقیر نہیں

غنی وعظیم تھے اس لئے

کہ کائنات کا قیمتی ترین

سرمایہ وقت ہر دم اور

ہمہ وقت انکی نگاہوں کے

سامنے رہتا تھا۔ میں تو

یوں کہوں گا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور

ﷺ کے، صحابہ کی گھڑی

تھے جن کی زبان حق

سے نکلنے والے سرمدی ترانے کو

سن کر ہی وہ اللہ کے سامنے جھکتے تھے

فتح مکہ کے موقع پر کعبہ کی چھت سے افق تاریخ نے جس عظیم ہستی کی زبان نور سے اذان کی گونج سنی وہ بھی حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

تمام غزوات میں رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔ بدر میں آٹا گوندھ رہے تھے کہ نظر امیہ بن خلف پر جا پڑی۔ بجلی کی طرح اٹھے اور تلوار لے کر یکایک امیہ پر حملہ کر دیا، حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرچند پکارا کہ اسے میں نے پناہ دے دی ہے لیکن آپ نے فرمایا۔

راس ا لکفر،

امیہ بن خلف...

لا نجوت.... ان نجا

کفر کا سرغنہ امیہ بن خلف ہے

اگر کوئی چھوڑے بھی تو میں اسے نہیں چھوڑ سکتا

تھوڑی ہی دیر بعد تاریخ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تپتی ریت پر گھسیٹنے والے امیہ بن خلف کا خون تلواروں سے ٹپکتے دیکھ رہی تھی۔

رسول اکرم ﷺ جب رفیق اعلیٰ سے جا ملے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی

اے اللہ کے رسول ﷺ کے نائب!

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا

مومن کا افضل عمل اللہ کی راہ میں جہاد ہے...
حضرت ابوبکر نے فرمایا "بلال تم کیا چاہتے ہو"؟
"میں اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنا چاہتا ہوں
یہاں تک کہ مجھے موت آئے" بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ہمارا موذن کون ہو گا"۔
بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیمانہ صبر چھلک گیا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا حضور ﷺ کے بعد کسی کے لئے بھی اذان نہیں کہہ سکتا۔
حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے اصرار فرمایا اور کہا
میں نہیں جانے دوں گا
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے
"اگر تم نے مجھے اپنے لئے آزاد کروایا تھا تو روک لو لیکن اگر اللہ کی رضا کے لئے یہ کام کیا تھا تو مجھے جانے دو میں رک نہیں سکتا"
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام چلے گئے اور مرابط و مجاہد کی حیثیت سے شام ہی میں رہے....
رسول اکرم ﷺ عیدین کے تشریف لے جاتے تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے چلتے۔ آپ کے آگے آگے چلنے کا یہ جمالیاتی منظر کون بھول سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار آپ سے پوچھا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم کیا کرتے ہو کہ میں جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے سامنے محسوس کر رہا تھا آپ نے فرمایا "ہر طہارت کے بعد نماز ادا کرنا"
عشق رسول ﷺ کی روشنیوں میں دین حق کا طالب جب بھی خدام رسول ﷺ کو دیکھے گا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے نظر آئیں گے۔
محبت کی یہ بھی ایک ادا تھی کہ جو کچھ کھانے کے لئے ملتا پہلے جان دوعالم ﷺ کو پیش فرماتے ایک موقع پر کھجوریں پیش کیں تو آپ ﷺ نے پوچھا
"بلال! یہ کہاں سے.....؟"

آپ نے فرمایا.....

یارسول اللہ!

"میرے پاس جو کھجوریں تھیں وہ خراب تھیں اس لئے میں نے وہ دوصاع دے کر ایک صاع اس لئے لے لیں کہ آپ کو پیش کروں"

آپ ﷺ نے فرمایا

افسوس.....!

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

"یہ تو سود ہے اگر تمہیں لینی ہی تھیں تو پہلے اپنی کھجوریں فروخت کرتے پھر جو معاوضہ ملتا ان سے یہ کھجوریں خرید لیتے"۔

رسالتماب ﷺ کی طویل صحبت نے مزاج اس قدر لطیف بنا دیا کہ سچائی ملکہ راسخہ ہو گئی۔ ایک مرتبہ آپ کے بھائی نے ایک عربی خاتون کو پیغام نکاح دیا"

خاندان والوں نے کہا کہ اگر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے عرب ہونے کی تصدیق کر دیں تو شادی ممکن ہوسکتی ہے۔

آپ سے پوچھا گیا....

آپ فرمانے لگے

بھائیو....!

میں بلال رباح کا بیٹاہوں یہ میرا سگا بھائی ہے

دین میں اونچا آدمی ہے

چاہو تو شادی کرو وگرنہ انکار کر دو

آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میری اذان جس طرح لوگوں کے ذہن اور دل میں گونجتی ہے رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ ہمیشہ میرے دل میں گونجتے رہیں گے۔

بلال!

"فقیر ہو کر مرنا نہ کہ غنی"

یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ممکن ہو گا۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

آپ ﷺ ارشاد فرمانے لگے
جو رزق ملے اسے چھپا کر نہ رکھنا
اور جو کچھ تم سے مانگا جائے
اسے روک کر نہ رکھنا
عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ممکن ہو گا؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
"یہ چیز ہو گی یا پھر آگ"
اللہ اکبر!
جو اٹھتا ہے وہ دیتا ہے
اللہ اکبر!
جو چلتا ہے وہ رکتا ہے
اللہ اکبر
جو بھیجتا ہے وہ بلاتا ہے
وہ گھڑیاں آ پہنچیں اور وہ ساعتیں
جب زمان و مکاں کا یہ انوکھا منادی'
موذن' وفا کیش رسول ﷺ دنیا سے اٹھنے
لگا جاں کنی کا عالم طاری ہوا۔
پاس موجود بیوی محترمہ کی زبان پر یہ الفاظ
جاری ہو گئے
"واحرباہ"
ہائے میری مصیبت
عاشق رسول ﷺ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا
"واطرباہ"
واہ واہ میری خوشی

اور.....
پھر....!
محبت کا آخری گیت
پیار کا آخری نغمہ
اور عشق کا آخری ترانہ
لبوں سے ادا کیا
غدا" نلقی الاحبہ
محمدا" وصحبہ
کل ہم دوستوں سے ملیں گے
جان محبت محمد ﷺ اور
آپ کے ساتھیوں کی زیارت کریں گے
اسی کے ساتھ شہید محبت کی نطق نے
اسم محمدؐ کے بوسے لئے اور جان
جاں آفریں کے سپرد کر دی
انا اللہ وانا الیہ راجعون